

[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 10.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

ایم/ایس اشوک لی لینڈ لمیٹڈ مدراس

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس

19 دسمبر 1996

[بی پی جیون ریڈی اور کے ایس پر پورن، جسٹس]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 دفعات 80-بی، 80-ای، 80-آئی۔ دفعہ 80-بی (7) کے تحت ٹرکوں کی ترجیحی صنعت کی تیاری۔ درآمد شدہ فالتو پرزہ کی فروخت پر منافع۔ ترجیحی صنعت سے منسوب "اور یہ اہم سرگرمی کا ایک حصہ ہے، یعنی، ٹرکوں کی تیاری اور فروخت۔ ٹیکس دہندہ قانون کی دفعات 80-ای اور 80-1 کے تحت ریلیف کا حقدار ہے۔

اپیل کنندہ ایک غیر ملکی کمپنی کے تعاون سے ٹرک اور اسپیر پارٹس بھی تیار کرتا ہے۔ اس نے بیرون ملک سے اسپیر پارٹس بھی درآمد کیے۔ ٹیکس دہندہ نے دفعہ 80-ای (تشخیص سال 1966-67 کے لیے) اور دفعہ 80-1 کے تحت تشخیص سال 1967-68 کے لیے ان درآمد شدہ پرزوں کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر ریلیف کا دعویٰ کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ فالتو پرزہ کی فروخت سے ہونے والی آمدنی ٹیکس دہندہ کے ذریعے کی جانے والی صنعت سے منسوب نہیں ہے اور دفعہ 80-E/80-1 کا فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ ٹریبونل نے ٹیکس دہندہ کے حق میں اور عدالت عالیہ کے حوالے سے اپیل پر ٹریبونل کے نقطہ نظر سے اختلاف کیا اور سوال کا جواب ریونیو کے حق میں دیا۔ لہذا تشخیص کنندہ کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1: انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 80-ای اور 80-1 ایک جیسی اصطلاحات میں مربوط ہیں اور ترجیحی صنعت سے منسوب کمپنی کے منافع اور فوائد سے کچھ کٹوتی فراہم کرتی ہیں۔ ٹیکس دہندہ کی صنعت تسلیم شدہ طور پر ایک ترجیحی صنعت ہے جیسا کہ دفعہ 80-بی (7) میں بیان کیا گیا ہے۔ دفعہ 80-بی (7) میں ترجیحی صنعت کی تعریف کے ساتھ ساتھ دفعہ 80 کے ذیلی دفعہ (1) کے متعلقہ حصے کو پڑھ کر، یہ ماننا ضروری ہے کہ فالتو پرزہ کی درآمد اور فروخت سے حاصل ہونے والے منافع اور فوائد کا محاسبہ ٹیکس دہندہ کے ذریعے کی جانے والی "ترجیحی صنعت" سے کیا جاسکتا ہے۔ ٹریبونل کی طرف سے پائے گئے حقائق پر مذکورہ سرگرمی کو ٹیکس دہندہ کی طرف سے کی جانے والی اہم سرگرمی یعنی ٹرکوں کی تیاری اور فروخت سے الگ کرنا مشکل ہے۔ [E-F-470؛ B-470؛ E-469]

کیسے الیکٹرک سپلائی انڈسٹریل کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، 113 آئی ٹی آر 84، پراخصار کیا۔

سی آئی ٹی تمل ناڈو II بنام اشوک لی لینڈ لمیٹڈ 130 آئی ٹی آر 900، منظور شدہ۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1980: کی دیوانی اپیل نمبر 1295 - 96 (این ٹی)۔

1975 کے ٹی سی نمبر میں مدراس عدالت عالیہ کے 4.2.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے مس جانکی رامچندر

جواب دہندہ کے لیے ڈاکٹر آر آر مشرا، ایس راجپا اور ایس این ٹرڈول

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بی۔ پی۔ جیون ریڈی، جے: مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف گدیادروں کی طرف سے پیش کی جانے والی ان اپیلوں میں، انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 80-80-E/80-1 میں پائے جانے والے "منسوب" الفاظ زیر غور آتے ہیں۔ درج ذیل سوال انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت عدالت عالیہ کو بھیجا گیا تھا۔

"کیا حقائق پر اور کیس کے حالات میں، یہ صحیح طور پر قرار دیا گیا ہے کہ ٹیکس دہندہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 80-ای اور 80-آئی کے تحت تشخیص کے سالوں 1966-67 اور 1967-68 کے لیے بیرون ملک سے اسپیریٹس کی درآمد اور فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر بالترتیب راحت کا حقدار ہوگا؟"

ٹیکس دہندہ اشوک لی لینڈ ٹرک اور ان گاڑیوں کے فالتو پرزہ بنانے کے کاروبار میں مصروف ہے۔ یہ بیرون ملک سے فالتو پرزہ بھی درآمد کر رہا تھا اور انہیں ان افراد کو فروخت کر رہا تھا جنہوں نے اس سے ٹرک خریدے ہیں۔ جیسے جیسے ٹیکس دہندہ کے ذریعہ فالتو پرزہ کی تیاری میں اضافہ ہوا، فالتو پرزہ کی درآمد کی مقدار میں اسی طرح کی کمی واقع ہوئی۔ گاڑیوں کی فروخت سے حاصل ہونے والے منافع کے علاوہ فالتو پرزہ کی فروخت پر بھی ٹیکس دہندہ کو کچھ منافع حاصل ہوا۔ اسپیریٹس کی فروخت سے متعلق کاروبار اور آمدنی کا حجم یقینی طور پر گاڑیوں کی فروخت سے پیدا ہونے والے کاروبار اور آمدنی کے مقابلے میں کم ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ٹیکس دہندہ فالتو پرزہ کی درآمد اور فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر سلیکشن 80-ای (تشخیص سال 1966-67 کے لیے) اور 80-1 (تشخیص سال 1967-68 کے لیے) کے تحت ریلیف کا حقدار ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ فالتو پرزہ کی درآمد اور فروخت ٹیکس دہندہ کے ذریعے چلائی جانے والی صنعت سے منسوب نہیں ہے اور اس لیے اس سے پیدا ہونے والی آمدنی دفعہ 80-80-E/80-1 کے فائدے کے لیے اہل نہیں ہے۔ تاہم ٹریبونل نے ٹیکس دہندہ کے حق میں فیصلہ دیا جس پر مذکورہ سوال ریونیو کے کہنے پر عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے نقطہ نظر سے اختلاف کیا ہے اور ریونیو کے حق میں اور ٹیکس دہندہ کے خلاف سوال کا جواب دیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے ہمارے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ بعد کے تشخیصی سالوں 1968-69 اور 1969-70 کے لیے، دفعہ 256 کے تحت ایک ہی طرح کا حوالہ دیا گیا تھا اور اس موقع پر عدالت عالیہ نے اسی سوال کا جواب دیا ہے، اسی فریقین کے درمیان، ٹیکس دہندہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف، اس عدالت فیصلے کے بعد کہیے الیکٹرک سپلائی انڈسٹریل کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، گجرات-II، احمد آباد، 113 آئی ٹی آر 84۔ عدالت عالیہ کے بعد کے فیصلے کی اطلاع کمشنر انکم ٹیکس، تمل ناڈو-III بنام اشوک لی لینڈ لمیٹڈ، 130 آئی ٹی آر 900 میں دی گئی ہے۔ تشخیص کنندہ کے فاضل وکیل نے ہماری قبولیت کے لیے مذکورہ فیصلے کی استدلال کی تعریف کی۔

دفعہ E-80 اور I-80 کو ایک جیسی اصطلاحات میں رکھا گیا تھا۔ انہوں نے ترجیحی صنعت سے منسوب کمپنی کے منافع اور فوائد سے کچھ کٹوتی فراہم کی۔ جہاں تک متعلقہ دفعہ I-80 (1) پڑھتی ہے :

"--- (1) کسی ایسی کمپنی کی صورت میں جس پر یہ دفعہ لاگو ہوتا ہے، جہاں مجموعی کل آمدنی میں کسی ترجیحی صنعت سے منسوب کوئی منافع اور منافع شامل ہے، اس سیکشن تو ضیعات کے مطابق اور اس کے تابع، کمپنی کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں اس طرح کے منافع اور اس کے آٹھ فیصد کے برابر رقم کی کٹوتی کی اجازت ہوگی۔

-----"

مذکورہ دفعہ میں پائے جانے والے بیان محاورہ "ترجیحی صنعت" کی تعریف دفعہ 80-بی کے ذیلی دفعہ (7) میں کی گئی تھی۔ اس میں لکھا ہے:

"ترجیحی صنعت" کا مطلب ہے بجلی یا بجلی کی کسی دوسری شکل کی پیداوار یا تقسیم کا کاروبار یا (چھٹے) گوشوارہ میں فہرست میں مذکور کسی ایک یا زیادہ اشیاء یا چیزوں کی تعمیر، تیاری یا پیداوار کا کاروبار یا کسی ہوٹل کا کاروبار جہاں ایسا کاروبار کسی انڈین کمپنی کے ذریعے کیا جاتا ہے اور ہوٹل کو اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی طرف سے فی الحال منظوری دی جا رہی ہے۔

ٹیکس دہندہ کے ذریعے چلائی جانے والی صنعت تسلیم شدہ طور پر ایک ترجیحی صنعت ہے جیسا کہ دفعہ 80-بی (7) میں بیان کیا گیا ہے۔ واحد سوال یہ ہے کہ کیا اسپیرز پارٹس کی درآمد اور فروخت سے پیدا ہونے والے منافع اور فوائد کو "ترجیحی صنعت سے منسوب" کہا جا سکتا ہے جو گدھے کے ذریعے انجام دیا جا رہا ہے۔ ٹریبونل نے پایا ہے کہ ٹیکس دہندہ نے تقریباً 1966 سے ایک غیر ملکی کمپنی لی لینڈ کے تعاون سے اشوک لی لینڈ ٹرکوں کی تیاری شروع کی تھی۔ ضروری فالتو پرزہ کی تیاری کے لیے ایک مرحلہ وار پروگرام تھا۔ یہ پایا گیا کہ ٹیکس دہندہ سے ٹرکوں کے کچھ خریداروں کو کچھ سالوں کے دوران مطلوبہ فالتو پرزہ حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا یا تو اس وجہ سے کہ ٹیکس دہندہ کے ذریعے تیار کردہ فالتو پرزہ مانگ کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں تھے یا اس وجہ سے کہ ٹیکس دہندہ نے ان مخصوص فالتو پرزہ کو تیار نہیں کیا تھا۔ مذکورہ حالات میں اور تجارتی سہولت کے معاملے کے طور پر، ٹیکس دہندہ نے اس طرح کے فالتو پرزہ درآمد

کیے اور انہیں متعلقہ تشخیص کے سالوں سے متعلق اکاؤنٹنگ سالوں کے دوران فروخت کیا۔ ان حقائق پر ہی مذکور سوال کا جواب دینا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ دفعہ 80-1 کی ذیلی دفعہ (1) کے متعلقہ حصے کو دفعہ 80-بی (7) میں "ترجیحی صنعت" کی تعریف کے ساتھ پڑھتے ہوئے، یہ ماننا ضروری ہے کہ فالتو پوزہ کی درآمد اور فروخت سے حاصل ہونے والے منافع اور فوائد کا محاسبہ ٹیکس دہندہ کی طرف سے کی جانے والی صنعت (ترجیحی صنعت) سے ہوتا ہے۔ ٹریبونل کی طرف سے پائے گئے حقائق پر مذکورہ سرگرمی کو ٹیکس دہندہ کی طرف سے کی جانے والی اہم سرگرمی سے الگ کرنا مشکل ہے۔ اشوک لی لینڈز ٹرکوں کی تیاری اور فروخت۔ یہ ترجیحی صنعت کے ساتھ قریبی طور پر جڑا ہوا تھا جو قائم کی گئی تھی اور ٹیکس دہندہ کے ذریعے چلائی جا رہی تھی۔ کیسے الیکٹریک سپلائی میں اس عدالت کا فیصلہ واضح طور پر ٹیکس دہندہ کے کیس کی حمایت کرتا ہے۔ اس صورت میں سوال یہ تھا کہ کیا پرانی مشینری اور عمارتوں کی فروخت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بیلنسنگ چارج کو دفعہ 41(2) کے مطابق حساب میں لیا جانا چاہیے اور ٹیکس دہندہ کے ذریعے کیے گئے کاروبار کے منافع اور فوائد میں شامل کیا جانا چاہیے۔ مندرجہ ذیل مشاہدات ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ ہیں :

"8۔ جہاں تک مخصوص صنعت (یہاں بجلی کی پیداوار اور تقسیم) جس پر سالیسیٹر جنرل انحصار کرتا ہے، کے کاروبار سے منسوب "منافع اور فوائد" کے جملے میں "منسوب" کے بیان محاورہ سے ابھرتے قابل پہلو کا تعلق ہے، یہ مشاہدہ کرنا مناسب ہوگا کہ مقننہ نے جان بوجھ کر "منسوب" کے بیان محاورہ کا استعمال کیا ہے نہ کہ "اخذ شدہ" کے بیان محاورہ کا۔ اس بات پر اختلاف نہیں کیا جاسکتا کہ "منسوب" کا بیان محاورہ درآمدی طور پر اس بیان محاورہ سے زیادہ وسیع ہے جس سے "اخذ کیا گیا ہے" استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں کچھ طاقت کے ساتھ یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ پرانی مشینری اور عمارتوں کی فروخت سے پیدا ہونے والے توازن چارج کو بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے کاروبار کے انعقاد سے حاصل ہونے والے منافع اور فوائد کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ اس سلسلے میں یہ نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ جب بھی مقننہ عالم سالیسیٹر جنرل کے تجویز قابل انداز میں محدود معنی دینا چاہتی ہے تو اس نے "سے ماخوذ" کا بیان محاورہ کیا ہے، مثال کے طور پر دفعہ 80-جے میں۔ ہمارے خیال میں، چونکہ وسیع تر درآمد کا بیان محاورہ، یعنی "منسوب" کا استعمال کیا گیا ہے، اس لیے مقننہ کا ارادہ بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے کاروبار کے اصل انعقاد کے علاوہ دیگر ذرائع سے وصولیوں کا احاطہ کرنا ہے۔

ہماری رائے میں مذکورہ مشاہدات اس مسئلے کو ختم کرتے ہیں، جیسا کہ مدر اس عدالت عالیہ کے بعد کے فیصلے میں درست قرار دیا گیا ہے۔

اس کے مطابق ان اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے، اپیل کے تحت فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور عدالت عالیہ کو بھیجے گئے سوال کا جواب مثبت یعنی ٹیکس دہندہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ایچ۔ کے۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے

